قاضی عیاض

جناب عبد الرشید عراقی صاحب

قاضی عیاض کا شمار مذہبِ مالکی کے اکابر علماء میں ہوتا ہے۔ آپ علومِ قرآن اور فقہ وخلاف میں ممتاز تھے۔ علمِ تفسیر اور اس کے متعلقہ علوم وفنون کے عالم، مبصر اور احکام وشرائع کے بڑے واقف کار تھے۔[1] آپ صرف دینی علوم میں ہی ممتاز اور فائق نہ تھے، بلکہ علمِ نحو، لغت، انساب اور علمِ کلام کے بھی نامور عالم تھے۔[2] علمِ حدیث سے ان کو خاص شغف اور خاص اشتغال تھا اور اس فن میں مکمل مہارت رکھتے تھے۔

علامہ ابن خلکانؒ لکھتے ہیں کہ:

"حدیث اور علومِ حدیث میں یکتائے روزگار اور امامِ وقت تھے، اور حدیثوں کے ضبط وتحریر اور جمع کتابت پر پوری توجہ مبذول کرتے تھے۔ اس لیے ان کے پاس روایات واحادیث کا وسیع ذخیرہ تھا۔"[3]

قاضی عیاض شعر وسخن کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے اور اس کے ساتھ بہت فصیح اللسان خطیب تھے۔[4]

---

[1] دیباج المذہب ص ۱۶۹، تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص ۱۰۰۔

[2] تاریخ ابن خلکان جلد ۲ ص ۱۱۶۔

[3] ایضاً۔

[4] الدیباج المذہب ص ۱۶۹۔

قاضی عیاض کے حفظ وضبط، ذکاوت وذہانت اور فضل وکمال اور تبحر علمی کا ارباب سیر نے اعتراف کیا ہے۔ ان کی غیر معمولی فطانت وذہانت کا یہ حال تھا کہ ۳۵ سال کی عمر میں قاضی بنا دیئے گئے[1]۔ علامہ ابن خلکانؒ لکھتے ہیں:

قاضی عیاض محکمہ قضاء کے فرائض نہایت خوش اسلوبی اور ذمہ داری سے انجام دیتے تھے۔ اور عدل وانصاف سے سرمو انحراف نہیں کرتے تھے[2]

قاضی عیاض اپنے اوصاف وکمالات کی وجہ سے بہت مقبول تھے اور ان کی شہرت عظیم تھی۔ حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ:

> "خود اپنے شہر میں جو بلند مرتبہ، غیر معمولی عظمت اور عظیم الشان وقار ان کو حاصل ہوا، وہ یہاں کے کسی اور شخص کو نہ اس سے پہلے حاصل ہوا، اور نہ ان کے بعد ہوا"[3]

قاضی عیاض ۴۷۶ھ میں پیدا ہوئے، اُن کی جائے ولادت مغرب کا شہر سبتہ ہے۔ اس کے تعلق سے ارباب سیر نے آپ کو سبتی میں لکھا ہے[4] آپ نے ہوش سنبھالا تو وقت کے اساطین فن سے آپ نے اکتساب فیض کیا۔ حافظ ذہبی نے آپ کے اساتذہ کی مکمل فہرست تذکرۃ الحفاظ میں درج کی ہے[5] آپ کے تلامذہ کی فہرست بھی خاصی طویل ہے۔ حافظ ذہبیؒ نے آپ کے تلامذہ کی فہرست بھی تذکرۃ الحفاظ میں درج کی ہے[6]۔ قاضی عیاض نے اپنے وطن کے علمائے کرام کے علاوہ قرطبہ کے علمائے کرام سے بھی استفادہ کیا۔ اور ۵۰۷ھ میں آپ نے قرطبہ کا سفر کیا تھا[7]۔

---

[1] تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص ۱۰۰۔

[2] تاریخ ابن خلکان جلد ۲ ص ۱۱۷۔

[3] تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص ۱۰۰۔

[4] الدیباج المذہب ص ۱۶۸۔

[5] تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص ۹۹۔

[6] ایضاً 〃 ص ۱۰۱۔

[7] ابن خلکان جلد ۲ ص ۱۰۷۔ بستان المحدثین ص ۱۳۱۔

قاضی عیاض کا شمار مذہب مالکی کے اکابرین میں ہوتا تھا۔ اس کے اُصول و فروع پر ان کی گہری نظر تھی۔ اور اس مذہب کے جزئیات کے محافظ تھے[1] قاضی صاحب اخلاق و عادات میں سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ لوگوں سے بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ اور بہت صدقہ و خیرات کرنے والے تھے۔ اور اس کے ساتھ ان پر خوفِ الٰہی اس قدر غالب تھا کہ قضا کے معاملات میں کبھی نا انصافی نہیں کرتے تھے۔ اور نہ اپنے اور پرائے کے معاملہ میں انصاف اور حق پسندی سے دامن کش ہوتے۔ اور اسی طرح نہایت متقی، زاہد، عبادت گزار، صحیح العقیدہ اور بدعات سے سخت متنفر رہتے[2]۔

قاضی عیاض آخری عمر میں الموحدین کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ تحریک الموحدین کے بانی محمد بن تومرت تھے۔ جو بہت لائق اور عالم و فاضل تھے۔ امام غزالی کے شاگرد تھے۔ ۵۱۵ھ میں انہوں نے مہدویت کا اعلان کیا۔ ۵۲۰ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ الموحدین نے اندلس میں مرابطین کی حکومت ختم کر کے اپنی سلطنت قائم کی تھی۔ ۶۲۰ھ تک الموحدین کی حکومت اندلس پر رہی۔ ۵۴۳ھ میں قاضی عیاض تحریک الموحدین میں شامل ہوئے۔ اور اس کے بعد آپ مراکش چلے گئے۔ یہاں آپ نے قمری حساب سے ۶۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔

تصنیفات قاضی عیاض صاحبِ کمال اور نامور مصنف تھے۔ ان کی جملہ تصنیفات ہر اعتبار سے بلند پایہ اور علم و فن کے ذخیرہ میں بیش قیمت خیال کی جاتی ہیں۔ قاضی صاحب کی شہرت کا ایک ذریعہ ان کی تصنیفات بھی ہیں[3]۔ مؤرخین نے قاضی عیاض کی تصنیفات کو مفید، معلومات افزاء اور طرزِ تحریر و انداز بیان کے لحاظ سے دلکش بتایا ہے۔

علامہ احمد ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) نے اپنی تاریخ وفیات الاعیان، حافظ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) نے تذکرۃ الحفاظ میں، علامہ ابن فرحون مالکی (م ۷۹۹ھ) نے الدیباج المذہب میں،

---

[1] الدیباج المذہب ص ۱۷۰
[2] تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص ۱۰۰
[3] الدیباج المذہب ص ۱۷۱، ۱۷۲
[4] تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص ۱۰۰

حاجی خلیفہ بن مصطفیٰ (م ۱۰۶۷ھ) نے کشف الظنون میں، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) نے بستان المحدثین میں، اور محی السنۃ امیر الملک مولانا سید نواب صدیق حسن خان قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) نے اتحاف النبلاء میں قاضی عیاض کی تصنیفات کی فہرست درج کی ہے۔ یہاں صرف ناموں پہ اکتفا کیا جاتا ہے۔ اگر ان کا مفصل تعارف پیش کیا جائے تو مقالہ کے طویل ہونے کا خوف ہے۔

۱۔ کتاب اجوبۃ القرطبیین۔

۲۔ کتاب الاجوبۃ المجرۃ علی الاسئلۃ المتنحیرہ یا عن الاسئلۃ المحیرۃ،

۳۔ کتاب الاعلام بحدود و قواعد الاسلام یا اعلام فی حدود الاحکام۔

۴۔ کتاب سر السراۃ فی ادب القضاۃ۔

۵۔ کتاب العقیدہ ۶۔ کتاب العیون الستۃ فی اخبار السبتۃ۔

۷۔ کتاب مسئلۃ الاہل المشروط بینھم السزاور۔

۸۔ مطامح الافہام فی شرح الاحکام۔ ۹۔ معجم شیوخ ابی علی الصدفی

۱۰۔ المقاصد الحسان فیما یلزم الانسان۔

۱۱۔ کتاب نظم البرہان علی صحۃ یا حجۃ جزم الاذان۔

۱۲۔ کتاب اجوبۃ عما نزل فی ایام قضا من نوازل الاحکام (زمانہ عہدہ قضا میں حوادث ومسائل کے بارہ میں استفسارات کے جوابات اور فیصلے۔

۱۳۔ کتاب الالماع فی ضبط الروایہ وتقضیہ السماع (اصول حدیث سے متعلق)

۱۴۔ کتاب بغیۃ الرائد لما تضمنہ حدیث ام زرع من الفوائد (حدیث ام زرع کی مبسوط شرح)

۱۵۔ کتاب ترتیب المدارک وتقریب المسالک لمعرفۃ اعلام مذہب مالک یا کتاب ترتیب المدارک وتقرب المسالک فی ذکر فقہاء مذہب مالک (مذہب مالکی کے مشاہیر کا تذکرہ)

۱۶۔ کتاب التنبیہات المستنبطۃ علی الکتب المدونۃ یا المستنبط فی شرح کلمات مشکلہ والفاظ مغلقہ مما اشتملت علیہ الکتب المدونۃ والمختلطۃ۔ (فقہ مالکی کی مشہور کتاب المدونۃ الکبریٰ کے مشکل الفاظ وکلمات کی تشریح وتفصیل)۔

۱۷۔ جامع التراویح (اندلس اور بلاد مغرب کے ملوک وعلمائے کرام کے حالات)
۱۸۔ کتاب الغنیہ فی شیوخہ (اپنے اساتذہ کا تذکرہ)
۱۹۔ کتاب الخطب۔ قاضی صاحب کے خطبات کا مجموعہ)
۲۰۔ کتاب غنیۃ الکاتب وبغیۃ الطالب فی المصدور الترسّل یا غنیۃ الکاتب وبغیۃ الطالب فی صدور الرسائل یا علّۃ الکاتب وبغیۃ الطالب۔
۲۱۔ کتاب المعجم فی شیوخ ابن سکرہ۔
۲۲۔ اکمال المعلم فی شرح صحیح مسلم (صحیح مسلم کی شرح اور علامہ مازری (م ۵۳۶ھ) کی مشہور شرح مسلم۔ کتاب المسلم بفوائد کتاب مسلم کا تکملہ ہے)
۲۳۔ مشارق الانوار۔ اس کا پورا نام مشارق الانوار علی صحیح الآثار ہے۔ یہ مؤطا امام مالک صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی شرح ہے۔ اس میں ان کی حدیثوں کے مشکل اور غریب الفاظ کی تحقیق وتشریح اور معانی ومطالب کی توضیح کی گئی ہے۔
۲۴۔ کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ[1] یہ قاضی صاحب کی مشہور ومعروف کتاب ہے۔ بیش قیمت اور معلومات کا خزانہ ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور آپ کے جلیل القدر اور منصب ومقام کو قرآن مجید اور حدیثِ نبویؐ اور ائمہ کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی غیر معمولی افادیت واہمیت کے پیشِ نظر علمائے کرام نے اس کی شرحیں، تعلیقات اور مختصرات لکھے ہیں۔ حاجی خلیفہ بن مصطفیٰ (م ۱۰۶۷ھ) کے کشف الظنون میں اس کی ۴۲ شرحوں کا ذکر کیا ہے[2]

---

[1] وفیات الاعیان المعروف تاریخ ابن خلکان جلد ۲ ص ۱۱۷۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص ۱۰۰، الدیباج المذہب ص ۱۷۱، کشف الظنون جلد ۱ ص ۲۷۶، جلد ۱ ص ۴۷۴، جلد ۲ ص ۵۵، ۱۲۱، ۱۷۶۵، جلد ۳ ص ۲۰۰۔ بستان المحدثین ص ۱۳۰، ۱۳۱۔ اتحاف النبلاء ص ۱۵۶۔
[2] کشف الظنون جلد ۲ ص ۶۳، ۶۴۔